

34640 - ہدیہ قبول کرنے اور اس کا بدلہ دینے میں کوئی حرج نہیں

سوال

میرے ایک رشتہ دار نے میری شادی میں تعاون کے لیے بہت زیادہ رقم بھیجی کیا مجھے یہ رقم قبول کرلینی چاہیے یا کہ میرے لیے بچنا بہتر اور جو کچھ میرے پاس ہے اسی پر اکتفا کرنا چاہیے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بیان کیا ہے کہ: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہدیہ قبول کرتے اور اس کا بدلہ دیا کرتے تھے۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (2585)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فتح الباری میں کہتے ہیں :

یثیب علیہا : کا معنی ہے کہ ہدیہ لینے والے کو اس کا بدلہ دیا کرتے تھے اور کم از کم ہدیہ کی قیمت کے برابر ہو۔

اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ یہ تھا کہ آپ ہدیہ قبول فرما کر اس کا بدلہ بھی دیا کرتے تھے .

اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نیکی کرنے والے کو اس نیکی کا بدلہ دینے کا حکم بھی دیتے ہوئے فرمایا :

جو کوئی بھی تمہارے ساتھ اچھائی کرے تم اسے اس کا بدلہ دو ، اور اگر بدلے میں اسے دینے کے لیے تمہارے پاس کچھ نہ ہو تو اس کے لیے اتنی دعاء کرو حتیٰ کہ تم یہ سمجھو کہ اس کا بدلہ چکا دیا ہے . سنن ابو داود (1672) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح ابوداود میں اسے صحیح کہا ہے .

(جو کوئی تمہارے ساتھ نیکی کرے) یعنی جو کوئی بھی تمہارے ساتھ قولی یا فعلی نیکی اور احسان کرے .

(تو اسے بدلہ دو) یعنی تم بھی اسی طرح اس کے ساتھ نیکی اور احسان کرو .

(اگر تمہیں اس کا بدلہ دینے کے لیے کچھ نہ ملے) یعنی مال نہ ہو .

(اس کے لیے اتنی دعا کرو کہ تم یہ سمجھو) تا پر ضمہ کے ساتھ ہو تو معنی سمجھو ہوگا اور فتحہ ہو تو معنی معلوم کرنا ہوگا۔

(کہ تم نے اس کا بدلہ دے دیا ہے) یعنی دعاء بار بار کرو حتی کہ تمہیں یہ گمان ہونے لگے کہ اس کا حق ادا ہوچکا ہے ۔

اور دعا میں جزاك اللہ خیرا کہنا چاہیے :

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بیان کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

جس کے ساتھ بھی نیکی کی جائے تو وہ اس نیکی کرنے والے کو جزاك اللہ خیر کہے تو اس نے شکر کرنے میں مبالغہ کیا ۔ سنن ترمذی حدیث نمبر (2035) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح ترمذی میں صحیح کہا ہے ۔

(تعریف کرنے میں مبالغہ کیا) یعنی اس نے شکر یہ ادا کرنے میں مبالغہ کیا ، وہ اس طرح کہ اس نے اپنی کمی کا اعتراف کیا اور جو کوئی بدلہ دینے اور اس کا شکر ادا کرنے سے عاجز ہو تو اس کی جزا اور بدلہ کو اللہ کے سپرد کر دیا تا کہ اللہ تعالیٰ اسے پورا پورا بدلہ دے بعض کا کہنا ہے کہ: جب تم ہاتھ سے بدلہ نہ دے سکو تو اس کے شکر یہ اور اس کے لیے زبان سے دعاء زیادہ کیا کرو ۔ اہ دیکھیں تحفة الاحوذی ۔

مستقل فتویٰ کمیٹی سے اسی طرح کا سوال کیا گیا تو اس کا جواب تھا:

(بطور ہدیہ دی گئی رقم) بغیر کسی لالچ و طمع کے اسے قبول کرنے میں کوئی حرج نہیں ، اور جب بھی اس کے لیے میسر ہو اسے مناسب بدلہ دینا چاہیے یا پھر اس کے لیے دعاء ہی کر دیا کرے کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

جو کوئی بھی تمہارے ساتھ اچھائی کرے اسے اس کا بدلہ دو اگر تمہارے پاس بدلہ دینے کے لیے کچھ نہیں تو اس کے لیے اتنی دیر تک دعاء کرتے رہو کہ تم یہ سمجھو اس کا بدلہ ادا ہوچکا ہے ۔ ابوداؤد اور سنن نسائی اہ

دیکھیں فتاویٰ اللجنة الدائمة (16 / 171)

واللہ اعلم ۔